خطبۂ حج 2018ء

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حسین آل شیخ حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد!

اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ کے احکامات کو تسلیم کرتے ہوئے اس سے ڈر جاؤ۔ جو آدمی تقویٰ اختیار کر لے، اسے دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ جو تقویٰ الٰہی اختیار کر لے اسے حق کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ''جن لوگوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اُن میں جو اشخاص نیکوکار اور پرہیزگار ہیں اُن کیلئے بڑا اجر ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا: ''اور ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جبکہ اُس نے اپنی قوم سے کہا: اللہ کی بندگی کرو اور اُس سے ڈرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔''

تقویٰ اختیار کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو اسکی عبادت کرتے ہوئے اکیلا جانے تمام عبادات میں کوئی چیز بھی غیر اللہ کیلئے نہ کرے۔ اسی طرح فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اُس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں اُن سب کا خالق ہے، تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت ہوسکتی ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، آسمان کی چھت بنائی، اوپر سے پانی برسایا اور اس کے ذریعے سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لیے رزق بہم پہنچایا پس جب تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مدمقابل نہ ٹھہراؤ۔''

فرمانِ الٰہی ہے: ''میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کیلئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔'' اسی طرح یہ بھی فرمایا: ''اور اُن کو اِس کے سوا کوئی علم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے

دین کو اُس کیلئے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، یہی نہایت صحیح و درست دین ہے۔'' ہمارے رب کریم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی الٰہ نہیں، پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم کر۔''

تمام انبیاء کرام علیہم السلام توحید الٰہی کی دعوت لے کر آئے، اور ان میں سب سے نمایاں اولوالعزم سیدنا نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام اور خاتم الانبیاء محمد ﷺ ہیں۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قوموں کو مخاطب کر کے یہ دعوت دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے نوح علیہ السلام کو اُس کی طرف بھیجا اس نے کہا: اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

توحید کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ بہترین ثمر اور انجام سے نوازے گا۔ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے بتائے گئے طریقے سے انحراف کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرتا ہے تو ان کیلئے سزائیں تیار کی گئی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیج دیا اور اُس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ ''اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔ اس کے بعد ان میں سے کسی کو اللہ نے ہدایت بخشی اور کسی پر ضلالت مسلط ہو گئی پھر ذرا زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہو چکا ہے۔''

توحید خالص ہی کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' کی توضیح ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہارا الٰہ ایک ہی الٰہ ہے، اُس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں۔'' فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''دو الٰہ نہ بنالو، الٰہ تو بس ایک ہی ہے، لہٰذا تم مجھی سے ڈرو۔ اُسی کا ہے وہ سب کچھ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، اور خالصتاً اُسی کا دین (ساری کائنات میں) چل رہا ہے پھر کیا اللہ کو چھوڑ کر تم کسی اور سے تقویٰ کرو گے؟ تم کو جو نعمت بھی حاصل ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے پھر جب کوئی سخت وقت تم پر آتا ہے تو تم لوگ خود اپنی فریادیں لے کر اُسی کی طرف دوڑتے ہو۔ مگر جب اللہ اس وقت کو ٹال دیتا ہے تو یکایک تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ دوسروں کو (اس مہربانی کے شکریے میں) شریک کرنے لگتا ہے۔ تاکہ اللہ کے احسان کی ناشکری کرے۔ اچھا، مزے کر لو، عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔''

بندگانِ الٰہ! کامیابی اور نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اللہ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی

رسالت کی گواہی دیں۔ ان کے اوامر کو مانا جائے، ان کی خبر کی تصدیق کی جائے اور اس کی عبادت ایسے کی جائے جیسے اس نے حکم دیا ہے۔ وہ اس لیے تشریف لاتے ہیں کہ لوگوں کو تاریکی سے روشنی اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لے کر آئیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔'' مزید فرمایا: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر'' اے مومنو! اللہ تعالیٰ آپ کو بڑے فضل کی خوشخبری دیتا ہے۔ مزید فرمایا: ''اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) اپنے عمل درست کر لیں، انہیں خوشخبری دے دو کہ اُن کیلئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔''

مزید فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' ایمان کی بنیاد چھ ارکان پر ہے، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ ارکان اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ توحید و رسالت کی گواہی کے بعد نماز، دین اسلام کا عظیم ترین رکن ہے۔ یہی وہ عمل ہے جو انسان کے اسلام کی دلیل بنتا ہے، بندے اور رب کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے، جس میں بندہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔''

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ''اور نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے، اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔'' مزید فرمایا: ''نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر اندھیرے تک اور فجر کے قرآن کا بھی التزام کرو کیونکہ قرآن فجر مشہود ہوتا ہے۔''

مزید فرمایا: ''جو لوگ کتاب کی پابندی کرتے ہیں اور جنہوں نے نماز قائم رکھی ہے یقیناً ایسے نیک کردار لوگوں کا اجر ہم ضائع نہیں کریں گے۔'' جہاں تک زکوٰۃ کا تعلق ہے تو مال کے ایک طے شدہ معلوم حصے کو اللہ کی رضا کیلئے اور فقراء کی مدد کرتے ہوئے منافع عامہ کے کاموں کیلئے نکالنا ہے اور اس مال کو ان مصارف پہ

خرچ کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمائے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو، تم اپنی عاقبت کیلئے جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے، اللہ کے ہاں اسے موجود پاؤ گے۔ جو کچھ تم کرتے ہو، وہ سب اللہ کی نظر میں ہے۔'' مزید فرمایا: ''نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔'' اسی طرح رمضان کے روزے رکھنا بھی ارکانِ اسلام کا حصہ ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیئے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کیے گئے تھے اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔'' اسلام کا پانچواں رکن صاحب استطاعت کا بیت اللہ کا حج کرنا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے، اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' مزید فرمایا: ''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقرر مہینوں میں حج کی نیت کرے، اُسے خبردار رہنا چاہیے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی بدعملی، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا سفر حج کیلئے زادراہ ساتھ لے جاؤ، اور سب سے بہتر زادراہ پرہیزگاری ہے پس اے ہوش مندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے حج کیا اور اس میں فسق و فجور سے بچا رہا، وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے ابھی اسے اس کی ماں نے جنا ہے۔'' اہل ایمان! ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ مناسکِ حج میں نبی کریم ﷺ کے طریقہ کی پیروی کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو۔ بلکہ ہمیں تو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ تمام عبادات میں ہم نبی کریم ﷺ کے طریقہ اور سیرت کو اپنائیں کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے: ''اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔'' مزید فرمایا: ''درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ تھا، ہر اُس شخص کیلئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔'' نبی کریم ﷺ اخلاق و آداب کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز تھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: ''اور بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔'' مزید فرمایا: (اے پیغمبر ﷺ!) یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کیلئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے اخلاق کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کا اخلاق تو قرآن پاک تھا۔

اسلام کی صحیح عکاسی اچھے اخلاق اور حسن معاملہ سے ہی ہوتی ہے۔ اپنے مالی معاملات، سیاسی امور، بحث و تحقیق کے میدان میں اعلیٰ اخلاق اپنانے کی آج بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر ہم نیک افراد کی جماعت تیار کرنا چاہتے ہیں تو یہ تبھی ممکن ہے جب ہم افراد معاشرہ کے دلوں میں اعلیٰ اخلاق پیدا کریں گے۔

عمدہ اخلاق سے حقوق انسانی کی حفاظت اور معاشرے کی درست بنیادوں پر تشکیل ممکن ہوتی ہے۔ چنانچہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں عمدہ اخلاق اپنانا اس وقت عالمِ اسلام کی بنیادی ضرورت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عرفہ کے اپنے خطبہ میں اخلاق کی بنیادوں پر بہت زور دیا۔ آپ ﷺ نے دوسروں پر ظلم وزیادتی سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تمہارے خون، مال اور عزتیں حرام ہیں۔''

مزید فرمایا: ''میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرو۔'' آپ ﷺ نے اخلاق حسنہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق عمدہ ہوں۔'' اسلام کی فضیلت اور شریعت کا کامل ہونا اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ مصالح عامہ کی حفاظت کرتا ہے، نقصان دہ امور کو دور کرتا ہے، انسانیت کی بھلائی کے کاموں کا حکم دیتا ہے، مسلمانوں میں باہم بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے، مودت ومحبت کو پھیلانے کی ترغیب دیتا ہے، خیر اور بھلائی کے کاموں کو فروغ دینے کا شوق دلاتا ہے، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی رغبت دلاتا ہے، ہر طرح کے ظلم وستم اور زیادتی سے منع کرتا ہے۔

امت مسلمہ ایک متحد امت ہے جس کے اتحاد کی بنیاد کتاب وسنت پر ہے، یہ بدعات وخرافات سے دور رہتی ہے، بغض ونفرت سے دور رہتی ہے۔ ایک رب کی طرف متوجہ ہوتی ہے ایک نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتی ہے، ایک ہی کتاب کو مانتی ہے وہ قرآن کریم ہے ایک ہی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتی ہے وہ کعبہ شریف ہے، ایک ہی گھر کا حج کرتی ہے اور طریقہ حج بھی ایک ہی ہے، ان کو اچھے اخلاق اور عمدہ الفاظ اختیار کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔

فرمان الٰہی ہے: ''اور اے محمد ﷺ! میرے بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو، دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔'' مزید فرمایا: ''لوگوں سے بھلی بات کہنا'' اسی طرح شریعت نے ہر بات میں سچ بولنے کی ترغیب دی ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔'' شریعت اسلامیہ نے وعدوں کو پورا کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بندشوں کی پوری پابندی کرو۔''

اور فرمایا: ''عہد کی پابندی کرو، بے شک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔'' اللہ تعالیٰ نے والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''اور تم سب اللہ کی بندگی کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی اور مسافر سے، اور اُن لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو، یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔''

والدین کے متعلق ارشاد ربانی ہے: ''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اُس کی، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک، یا دونوں، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔''

میاں بیوی کو بھی ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے، فرمان الٰہی ہے: ''ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اُسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔''

میدان عرفات میں نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''اور اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرو۔'' بلکہ شریعت نے ہر معاملے میں عدل و احسان کا حکم دیا ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ''اللہ عدل و احسان اور

صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔" اللہ تعالیٰ نے ملاوٹ، کم ناپ تول سے منع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔" اللہ تعالیٰ نے امانت کی حفاظت کرنے اور اس کو صحیح ادا کرنے کا حکم دیا۔ فرمان الٰہی ہے: "مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔"

امانت کی حفاظت کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: "جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔" ایثار کرنے والوں کی بھی اللہ تعالیٰ نے تعریف فرمائی: "اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔"

اللہ کے راستے میں صدقہ و خیرات کرنے والوں کی بھی رب العزت نے تعریف کی ہے۔ فرمایا: "تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو، اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔"

مسلمانو! غور کرو! اعلیٰ اخلاق والوں کیلئے اللہ نے کس قدر انعامات کا اعلان کیا ہے، فرمایا: "دوڑ کر چلو اُس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اُس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کیلئے مہیا کی گئی۔" مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اپنے گناہ گار بندوں کیلئے توبہ کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ فرمایا: "اِلاّ یہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو، ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔" اور فرمایا: "البتہ جو توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر سیدھا چلتا رہے، اُس کیلئے میں بہت درگزر کرنے والا ہوں۔" مسلمانو! آج تمہاری توبہ اور گناہوں کی معافی کا دن ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے، یہ لوگ کس لیے آئے ہیں۔" [صحیح مسلم]

ایسا کیوں نہ ہو اس دن تو اللہ تعالیٰ نے عظیم آیت نازل فرمائی تھی، فرمان الٰہی ہے: "آج میں نے

تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔'' اس آیت کے نزول کے بعد شریعت کی تکمیل ہو گئی، اخلاق عالیہ مکمل ہو گئے، مسلمانو! غور کرو۔ اخلاق عالیہ کے نمونے کے طور پر سورۃ الحجرات ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے افواہوں پر یقین نہ کرنے کا حکم دیا ہے اور دو جھگڑنے والوں کی صلح کرانے کا حکم دیا ہے۔ مخلوق کا مذاق اڑانے سے منع کیا اور لوگوں کو برے القابات سے پکارنے سے روکا ہے۔ بدگمانی، غیبت، جاسوسی اور تکبر سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ پوری دنیا کو قرآن کا مطالعہ کرنے کی دعوت دی ہے تا کہ ان کو پتہ چلے کہ اخلاق عالیہ کیا ہوتے ہیں۔

فرمان الٰہی ہے: ''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔'' جب آپ ﷺ عرفہ ٹھہرے ہوئے تھے، فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے، وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے۔'' کتاب نے ہمیشہ مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی ہے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی طرف بلایا ہے۔ لین دین میں اعلیٰ اخلاق اور ایمان داری سے تجارت میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے شریعت اسلامی میں دھوکہ دہی، سود اور لوگوں کے مال ناجائز طریقے سے ہڑپ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ کاروبار کرتے ہوئے جہالت پر مبنی بیع سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حرام کاروبار اور جوا سے بھی روک دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق کی مکمل ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان میں ولی امر کی اطاعت بھی ہے۔ کیونکہ ولی امر کی اطاعت میں سارے نظام کی حفاظت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔''

امت مسلمہ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ مسلمانوں کو ولی امر کی قیادت میں جمع ہونا چاہیے۔ ایسا کرنے سے امت کے تنازعات اور اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ امت مسلمہ پر ضروری ہے کہ وہ فرائض کو ادا کرے اور جن امور سے روک دیا گیا ہے ان سے بچ جائے۔ نیکی کے کاموں کا حکم دے اور گناہوں سے روکے۔ مذکورہ کام کرنے سے یہ امت بہترین امت بن جائے گی اور اس امت کو وہ سب کچھ نصیب ہو گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا ہے۔ اسے رزق، نصرت ضرور نصیب ہوں گے اور امت فتنوں سے اور فتنہ گر لوگوں سے بھی محفوظ ہو جائے گی۔ چاہے یہ فتنہ باز کتنی ہی کوشش کر لیں۔

بندگان خدا! امت مسلمہ کو امن دنیا میں ہر جگہ مطلوب ہے۔مگر وہ اس مقدس سرزمین پر زیادہ مطلوب ہے۔ایسے لوگوں سے بچنا نہایت ضروری ہے جو حج کے موسم کو مختلف نعروں اور تفریق امت کی طرف بلانے میں استعمال کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے خطبہ میں تاکید فرمائی کہ جاہلیت کے تمام طور و اطوار کو میں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں۔

اے لوگو! اے امت کی قیادت کرنے والو! اے علمائے کرام،اے ذمہ داران! اے والدین! اے میڈیا کے لوگو! ہم سب سے یہ تقاضا کیا گیا ہے کہ ہم حسن اخلاق کو اپنائیں، اپنی جانوں کو حسن اخلاق کی تربیت دیں۔یہی قرآن کریم کی ہدایات ہیں اور سنت نبوی کی تعلیمات ہیں۔اے بیت اللہ کے حاجیو! رسول اللہ ﷺ نے عرفہ میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی۔ آپ ﷺ نے ظہر کی قصر نماز پڑھائی۔سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے پھر اقامت کہی اور عصر کی نماز بھی قصر پڑھائی۔پھر آپ ﷺ نے عرفہ میں وقوف فرمایا، اس دوران اللہ کا ذکر کرتے رہے۔دعائیں مانگتے رہے اور غروب آفتاب تک عرفہ میں رہے۔پھر آپ ﷺ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اطمینان کی تاکید فرمائی۔جب آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت نماز جمع کر کے ادا کی۔یہ رات آپ ﷺ نے مزدلفہ میں گزاری۔اگلے دن کی نماز فجر آپ ﷺ نے اول وقت میں ادا کی۔پھر اللہ سے دعائیں مانگتے رہے یہاں تک کہ روشنی پھیل گئی۔

آپ ﷺ مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہوئے۔منیٰ پہنچ کر طلوع شمس کے بعد بڑے جمرے کو سات کنکریاں ماریں۔کنکریاں مار لینے کے بعد آپ ﷺ نے قربانی کی اور سر کے بال منڈوائے پھر آپ ﷺ نے طواف افاضہ کیا، اس کے بعد ایام تشریق ۱۱،۱۲،۱۳ ذوالحج منیٰ میں ٹھہرے رہے، وہاں پر اللہ کا ذکر کرتے رہے۔تینوں جمرات کو سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارتے۔چھوٹے اور درمیانے جمرے کو کنکریاں مار کر آپ ﷺ دعا فرماتے۔آپ ﷺ نے معذوروں کو منیٰ میں رات نہ گزارنے کی اجازت بھی دی۔مگر رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے کہ آپ ایام تشریق منیٰ میں گزارتے، ۱۳ ذوالحجہ تک منیٰ میں ٹھہرتے اور آپ ﷺ نے ۱۲ ذوالحجہ کو بھی منیٰ سے چلے جانے کی اجازت دی۔

جب رسول اللہ ﷺ مناسک حج سے فارغ ہوئے اور واپس مدینہ منورہ جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور یہ طواف وداع تھا۔

اے حجاج کرام! آپ سب بابرکت زمین پر ہیں، بابرکت لمحات ہیں۔ ان میں گناہ کی بخشش کی جاتی ہے۔ دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے وقوف عرفہ فرمایا تاکہ اطمینان سے اللہ کا ذکر کر سکیں۔ دعا کر سکیں۔ ان واقعات میں اپنے کریم رب سے کثرت سے دعا کرو۔ اپنے لیے دعا کرو۔ اپنے دوستوں کیلئے دعا کرو۔ جن کے تمہارے اوپر حقوق ہیں ان کیلئے دعا کرو۔ اور تمام مسلمانوں کیلئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات بہتر فرمادے۔ انہیں حق بات پر متحد فرمادے اور جس نے تم سے کوئی نیکی کی ہے اسے بھی اپنی دعا میں یاد رکھو۔ کیونکہ حدیث نبوی ہے کہ جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے نیکی کا بدلہ دو اگر اور کچھ نہیں کر سکتے تو اس کیلئے دعا کر دو۔ اور جو مسلمانوں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں حرمین شریفین کی خدمت کرتے ہیں اور ان میں سب سے نمایاں خادم حرمین شریفین ہیں اور ان کے ولی عہد ہیں۔ ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ اے زندہ اور قائم رب! اے عزت وجلال والے رب! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ خادم حرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز کو اپنی طرف سے توفیق عطا فرما۔ اس کا حامی وناصر ہو جا۔ ہر خیر و بھلائی میں اس کی مدد فرما۔ اے اللہ! اسے جزائے خیر عطا فرما۔ اے اللہ! اس کے ولی عہد محمد بن سلمان کو برکتیں عطا فرما۔ اے اللہ! اسے امت کی بہتری کا سبب بنادے۔

اے اللہ! حجاج کرام کا حج قبول فرما۔ اے اللہ! حجاج کرام کا حج قبول فرما۔ اے اللہ مناسک حج ان کیلئے آسان کر دے۔ انہیں ہر قسم کی شندرات سے محفوظ فرما۔ اے اللہ! جب یہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹیں تو یہ گناہوں کی بخشش کروا چکے ہوں۔ ان کی مانگی گئی دعائیں انہیں مل چکی ہوں۔

اے اللہ! مسلمان مرد و خواتین کی بخشش فرمادے۔ اہل ایمان مرد و خواتین کی بھی بخشش فرمادے۔ انہیں باہمی الفت نصیب فرما۔ اے اللہ! ان کے معاملات کا تو ہی والی بن جا، ان کے وطنوں میں انہیں امن نصیب فرما۔ انہیں اچھا بولنے اور بھلے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! انہیں اچھے اخلاق سے نواز دے۔

آمین یارب العالمین! (بشکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور)